اساتذہ اور سماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کی، مقررین نے اپنے خطاب میں تحفظِ ختمِ نبوت کے لیے پوری اُمتِ مسلمہ کے اتحاد و یکجہتی پر زور دیا اور شہدائے ختمِ نبوت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نائب مہتمم مولانا مفتی ڈاکٹر سید احمد یوسف بنوری، دارالعلوم کراچی کے نائب صدر مفتی زبیر اشرف عثمانی، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد، قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ، مرکزی رہنما جمعیت علمائے اسلام قاری محمد عثمان، رکن اسلامی نظریاتی کونسل مفتی زبیر حق نواز، صوبائی وزیر بلدیات سعید غنی، سابق وزیر داخلہ عبدالرؤوف صدیقی، ممبر قومی اسمبلی ڈاکٹر فاروق ستار، رہنما جماعت اسلامی محمد حسین محنتی، ممبر صوبائی اسمبلی تحریک انصاف سربلند خان، صدر تاجر اتحاد عتیق میر نے اجتماع سے خطاب کیا۔ مقررین کا کہنا تھا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کے آئین میں عقیدہ ختم نبوت کے منکرین غیر مسلم قرار دیے گئے، آج اس تاریخ ساز کامیابی کو ۵۰ سال پورے ہو رہے ہیں، عقیدہ ختمِ نبوت ہماری ریڈ لائن ہے، جس پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جا سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہمارے رہبر و رہنما ہیں، جن کے اُسوہ میں دنیا و آخرت کی کامیابی پوشیدہ ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق پورے ملک سے کم و بیش ڈھائی لاکھ گاڑیاں یوم الفتح کانفرنس میں شرکت کے لیے لاہور میں داخل ہوئیں، پندرہ لاکھ کے لگ بھگ مجمع آیا جو تاریخ میں ایک فقید المثال ریکارڈ ہے۔ اس کانفرنس کے مہمانِ خصوصی قائدِ جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم تھے، جب کہ جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، مرکزی جمعیت اہلحدیث، مجلس تحفظ ختم نبوت، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی قیادت نے بھی خطابات کیے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ۵۰ سالہ کانفرنس کو اگلے ۵۰ سال تک کے لیے رہبر و راہنما بنائے اور ناموسِ رسالت و تحفظِ ختمِ نبوت کے لیے اسلامیانِ پاکستان کو یونہی بیدار و سرشار رکھے، آمین!

توہینِ رسالت اور مسلمانوں کا ردِّعمل

گزشتہ دنوں کوئٹہ اور عمرکوٹ سندھ میں مبیّنہ گستاخی و توہینِ رسالت کے الزام میں دو ملزمان کو پولیس تحویل میں قتل کردیا گیا۔ واضح رہے کہ توہینِ رسالت کے واقعات میں دن بہ دن اضافہ تشویش ناک ہے۔ نیز ہمارے ادارے اور عدالتیں بھی گستاخوں کو سزا دینے کی بجائے رعایت دیتی ہیں، جس کی بنا پر

مسلمانوں میں قانون ہاتھ میں لینے کا رجحان پروان چڑھایا جارہا ہے، جو کسی بھی اعتبار سے امن و امان کے لیے نیک شگون نہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ ہمارے اداروں اور عدالتوں کے لیے بھی ایک سوالیہ نشان ہے کہ ایسا کیوں ہورہا ہے اور کون کروارہا ہے؟ بہرحال! ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کریں گے کہ گستاخانِ رسالت اور قادیانیوں کی خلافِ اسلام وخلافِ پاکستان سرگرمیوں کے خلاف ازخود کوئی قدم اُٹھانے کی بجائے اداروں اور عدالتوں سے رجوع کریں، اور ہماری عدالتیں بھی عدل وانصاف سے کام لیتے ہوئے مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں امن وامان نصیب فرمائے، ہمارے ملک کو صحیح معنوں میں اسلام کا قلعہ بنائے، جس نظریۂ اسلام پر یہ مملکتِ خداداد حاصل کی گئی تھی' اس کے تقاضوں کے عین مطابق اس کو بنانے اور اس کو چلانے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمارے ملک کی جغرافیائی ونظریاتی سرحدوں کی ہر اعتبار سے حفاظت فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین